للّٰہ الحمد کہ قسمت یہاں لے آئی ہے
آج مدّت کی تمنّا تھی جو بَر آئی ہے

میں ہوں اس شہر مقدس کی زمیں پر جس کی
میرے مولیٰ نے کئی بار قسم کھائی ہے

ہے نگاہوں میں ترے بیتِ حرم کا جلوہ
مجھ تہی دست کی کیسی یہ پذیرائی ہے

دیکھ کر خانۂ کعبہ کو یوں آنکھوں کے قریب
کیفیت دل میں تلاطم کی امڈ آئی ہے

بیتِ معمور ہر اک اسود و احمر کے لئے
مرکزِ قلب و نظر ، راحتِ زیبائی ہے

کوئی لمحہ نہیں ایسا کہ حرم ہو خالی
جا بجا سجدہ کناں اک ترا شیدائی ہے

اپنے اشکوں میں نہایا ہُوا اُجلا ہو کر
شاہ و مفلس تری قربت کا تمنائی ہے

میں بھی ہوں ایک سوالی ترے در پہ مولیٰ
تشنہ لب لوٹ کے جاؤں تو یہ رسوائی ہے

مجھ کو دے جو ترے محبوبؐ نے مانگا تجھ سے
اس سے بڑھ کر مجھے کیا طاقتِ گویائی ہے

(ع۔م۔ر)